

قال سيد الانس والجان الحيا شعبة بن الازهر

از افوار آفتاب كاسي زهره چشم عصمت تو ام چنان عالیه شمس السالكين



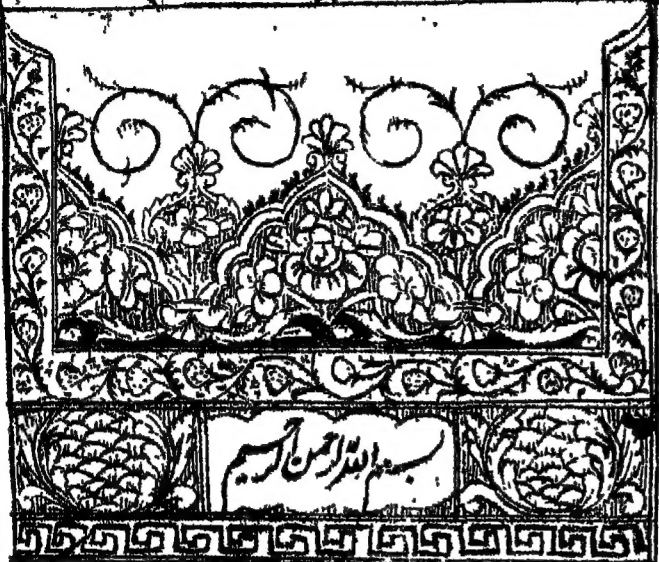
حسنه و حسنیه و سر اب الطاهر احسان حافظ محمد عبدالستار خان لادان بالافغان

از گلگون طبع گلشن محمد باستان محمد رضا علی نوری



17

۴۴۴
 در این کتب و کتب دیگر
 اینها در میان
 مظهر انوار رب العالمین
 صلوات الله علیه
 فی سجدات و کلمات
 کلمات و کلمات
 کلمات و کلمات



شہسارانِ معصیت کا کہنا ہے طاقت ہے کہ اداۓ ستائش از دہا
مین زبان کھولیں اور حیران کچھ گناہ و غفلت فحار کو کب لیا و حاصل
اور جرأت ہے کہ محمد خالقِ ارض و افلاک میں سوسا کلامہ بجز یہ کہ بولیں قیام
کچھ اور ہے محلِ خمن و غور ہے کہ جب فی دصاحبِ لولاک را عرضاں کفر
تو ہم بے زبانوں سے سوا اے سکوت کیا بن آئے بہتر ہی ہے
کہ تاسق در علوقہ رفہم و شعور شکر نعمائے شاہد ستور میں تر زبان ازین
انتہی حد سے نہ بڑھیں بطبعیت سے نہ گڑھیں یہ کیا کم ہے کہ ہر دم

ایست هوینکا غنی لیکه کرسا
بدو اس نعمت کای و کدوان
برین سوسته دو دونه ستار
په پیکر ساسن بعد آوار کوی
یا پیکرانی هرزه گود اتم نادانی

روز دوش خلقه غم از روزگار
 عالم چو کوشش ز بیم دریا دلاان عالم
 تو گریه کن ای دل بیگمات احوای
 خاک را زنی بیخود و سبید
 محمد مدوی ملک نامم
 شاه چو پستان غمناک است
 بیخاک است ای افکار تا چه
 هیچ شتاقان جمال و رایت
 نهاده پیکر از نهاده

قلمچی اک بات خانی امداد کر کے
 کج مشفقان جمال اور شکر
 ہزارہ پیر از منتقد کو لکھا کرتا کہ
 کرمیسی کو خیام پوران سلیقہ
 مجلہ لکھا شاعرین شیعہ کا
 قدم رکھا اور حسنیان شامین
 نورانی نے کاشا طبع میں
 خن کو پر تو چال برقی فصل
 بیجا باہر روشن کیا اکثر شاعرانہ
 اور

بیانات کے
 مجموعہ تو عقل کا قصور ہے اور سب سے زیادہ
 اور سب سے زیادہ عقل کا قصور ہے اور سب سے زیادہ
 اور سب سے زیادہ عقل کا قصور ہے اور سب سے زیادہ

اور بیشتر سخنوران گرامی کی دواؤں میں زبان اردو اور فارسی میں بہت
 بہتر ہزاروں شعرا کے کلام علمی اور طبعی نظم خاصہ عام سے گذرے
 مردوں میں تو بہت لوگوں نے اقلیم سخن کو سر کیا کہ بیٹھا یا مگر
 مستورات میں بہت مردانہ سے معدودہ چند نے ورپردہ جو برہنہ
 دکھایا اور آؤنہیں سے ایک آدھ سو وہ بھی زبان غیر میں مخفی برزدہ
 ہو گئی صاحب دیوان ہو کر شہو خاص عام ہو گئی جب سے پھر کیا رنگ
 نہ جاسے آس فرتے میں کوئی عالی طبع ایسا نہ کہ تیغ زبان سے جواب دیتا
 اور بڑو شمشیر کلام اقلیم سخنوری کو چھین لیتا بعد ویرانی دہلی اختر کا
 ستارہ آج پر آیا یسر میں نہ بہت آئین مردم خیز کمالات انگیز ہوئی
 قدر شناسی روٹھا وقت سے ہر اہل کمال نے نشوونما خاصہ خوب پایا
 زبان اردو کے غار خوس ملواریت قدیمہ سے ملوٹھی تصرفات اور تعبیر
 فصاحت ماب شمشیر شبیہ سخنوری ہر ریختان میں فخر المستعد میں شرف امتیاز
 استاد رخ جاب شمشیر اما پنجشیں ناخ سے پاکر صاف ہو گئی قابل پسند
 سخن زبان فی انصاف اور باعث حسد و رشک تصدیق اہل علم ہو گئی
 اب اگر کوئی کوتاہ خردار سے کہند خیال سے انچہ دہن ناقص میں یہاں

اور سب سے زیادہ عقل کا قصور ہے اور سب سے زیادہ
 اور سب سے زیادہ عقل کا قصور ہے اور سب سے زیادہ
 اور سب سے زیادہ عقل کا قصور ہے اور سب سے زیادہ

بیانات کے
 مجموعہ تو عقل کا قصور ہے اور سب سے زیادہ
 اور سب سے زیادہ عقل کا قصور ہے اور سب سے زیادہ
 اور سب سے زیادہ عقل کا قصور ہے اور سب سے زیادہ

بیانات کے
 مجموعہ تو عقل کا قصور ہے اور سب سے زیادہ
 اور سب سے زیادہ عقل کا قصور ہے اور سب سے زیادہ
 اور سب سے زیادہ عقل کا قصور ہے اور سب سے زیادہ

یسا ختم کیا کہ سچان اس کی کیا کم ہوا بیان ہے بہت اچھی تقریر ہے
عجب دلکش زبان ہے اور کی بول چال ہے جو مقصود ہے
پری جمال ہے روز مرہ چست ہمارے درست بندشیں سببیں بناوین
نفیس شوخی رنگینی کا نیا رنگ و مزو کیا یہ کا اور ہی ڈھنگ
نازک خیالیوں میں صنائع اور بدائع کا صرف ناز و نیاز سے بھر ہوا
حرف حرف شاعری کو ایسی طبیعت پر ناز ہے تنگ گوئی کا ہیکو ہی
اعجاز ہے جو غزل سے مطلع سے مقطع تک چیدہ اور اختصار ہے
جو بہت ہے ابرو سے خوبان کی طرح لا جواب ہے ہر مصرع میں
لب جان بخشش کی تاثیر ہے قافیہ بولتا ہے سحر کی تقریر ہے
جہاں مشکل زمینوں میں طبع عالی کو آزمایا ہے سہل میں منع کا مزہ
دکھایا ہے حقیقت میں سحر بیانی اسی کا نام ہے سچان اس
کیا صداقت و دبذ کلام ہے کہ جس کے روبرو ہر طبعیان ہفت د کا
نا ملنے بند ہو گیا سحر اس نے ایک نالہ سوزوں نہو سکا اب حق تھا کہ
اسے شاہد نظم کو حسن قبول ایسا عطا فرمائے کہ جو جمال پرستی جانی
دیکھے زینح کی طرح فریفتہ ہو جائے جس طرح ترتیب میں تاثیر ہو جائے

[illegible]

کمال شوق پران آنکھوں کو زیارت کا
 کہ بخیران ہی چمن آپ کی شریعت کا
 عیان ہو مخزن نوحشت کی الفت میں
 کب ایسا پاس تھا اور انیا کو ہست کا
 کروں مدینہ میں اگر طواف تربت کا
 یہی وسیلہ ہی روز جزا شفاعت کا
 کہند ہی دل کی گنتی پہ نام حضرت کا
 دل شیدا بنا شیشہ شراعت شوق حیدر کا
 بلاشبہ ہی نفس ناطقہ تو ہے پیغمبر کا
 یہ کیا جاروش ہی ستار شام خیر کا
 کہ خبر مل میں ک پاسان آپ کی در کا
 پیری پر تو جو درون پر تر خسار انوکا
 کہ ای حال سا سکتا ہی تو لکھا مقد کا
 بہت بھر گاہی بھگو گری خوشتر حشر کا

ملک تری رخ گلگون کو دیکھ کر بول
 کہی تو عالم روپ میں شکل کھلا دو
 ہر ایک پیلوں کو نہ کس طرح سہو جمع
 یہ آمد ہی پیرین پانچ داغ دل میں کر
 خدا سی تا دم آخر دعا غیث کش کے
 یہ آرزو ہی مجھ ایدہ سپہ عرب
 ہی تجسی عشق محبت تری وہی سی ہے
 کہی نہ حزن محبت میں آگے گاہی شرم
 یہ آونی سا اثر ہی الفت ساقی کو شر کا
 جسے جالی سخن ہو پیر ہر مرد و عالم
 لیے پھر تہا ہی جاروش شعاع مہر کوں
 مقولہ اس ہی شہرہ سار فرشتوں کا
 شرف حاصل ہو فوراً مہر عالم تاب میں
 بجا ہی قدرت خالق کوں کہ ذات اقدس
 چہا نازیر دامن کرم لطف و عنایت

ہی حیران یہ کل تر باض حبت کا
 کمال شوق پران آنکھوں کو زیارت کا
 کہ بخیران ہی چمن آپ کی شریعت کا
 عیان ہو مخزن نوحشت کی الفت میں
 کب ایسا پاس تھا اور انیا کو ہست کا
 کروں مدینہ میں اگر طواف تربت کا
 یہی وسیلہ ہی روز جزا شفاعت کا
 کہند ہی دل کی گنتی پہ نام حضرت کا
 دل شیدا بنا شیشہ شراعت شوق حیدر کا
 بلاشبہ ہی نفس ناطقہ تو ہے پیغمبر کا
 یہ کیا جاروش ہی ستار شام خیر کا
 کہ خبر مل میں ک پاسان آپ کی در کا
 پیری پر تو جو درون پر تر خسار انوکا
 کہ ای حال سا سکتا ہی تو لکھا مقد کا
 بہت بھر گاہی بھگو گری خوشتر حشر کا

کمال شوق پران آنکھوں کو زیارت کا
 کہ بخیران ہی چمن آپ کی شریعت کا
 عیان ہو مخزن نوحشت کی الفت میں
 کب ایسا پاس تھا اور انیا کو ہست کا
 کروں مدینہ میں اگر طواف تربت کا
 یہی وسیلہ ہی روز جزا شفاعت کا
 کہند ہی دل کی گنتی پہ نام حضرت کا
 دل شیدا بنا شیشہ شراعت شوق حیدر کا
 بلاشبہ ہی نفس ناطقہ تو ہے پیغمبر کا
 یہ کیا جاروش ہی ستار شام خیر کا
 کہ خبر مل میں ک پاسان آپ کی در کا
 پیری پر تو جو درون پر تر خسار انوکا
 کہ ای حال سا سکتا ہی تو لکھا مقد کا
 بہت بھر گاہی بھگو گری خوشتر حشر کا

کمال شوق پران آنکھوں کو زیارت کا
 کہ بخیران ہی چمن آپ کی شریعت کا
 عیان ہو مخزن نوحشت کی الفت میں
 کب ایسا پاس تھا اور انیا کو ہست کا
 کروں مدینہ میں اگر طواف تربت کا
 یہی وسیلہ ہی روز جزا شفاعت کا
 کہند ہی دل کی گنتی پہ نام حضرت کا
 دل شیدا بنا شیشہ شراعت شوق حیدر کا
 بلاشبہ ہی نفس ناطقہ تو ہے پیغمبر کا
 یہ کیا جاروش ہی ستار شام خیر کا
 کہ خبر مل میں ک پاسان آپ کی در کا
 پیری پر تو جو درون پر تر خسار انوکا
 کہ ای حال سا سکتا ہی تو لکھا مقد کا
 بہت بھر گاہی بھگو گری خوشتر حشر کا

کتاب کا
 ہر دم مطالعہ ہے خدا کی کتاب کا
 ستم کا منہ پھر یں ہویا را جواب کا
 دریا بجای اشک بہا غن ناب کا
 ظالم کو خوف کچھ نہیں روز حساب کا
 اوجھتا نہیں ہی ماتہ سخی غور شراب کا
 یا منی سطر صفت سی نہیں یا را جواب کا
 افلاک فی دکھا یا مژا افلاک سب کا
 ہر گان ترسے لطف دکھا یا صاحب کا

بیش نظر ہی صحیف عارض خلیب کا
 جو ہر جو دیکھ لی تری تیغ عتاب کا
 آیا جو یا و خیر شرکان شب فراق کا
 کیا عاشقوں پر ظلم وہ کرتا ہی جواب کا
 السور کا نکی مری دس شانازی کا
 اپنی سوال کی ہون لکیرین خودی کا
 ہوں ہی میر گھر وہ قراج آچھرا
 بچ گرائی ناہ جانوڑنے مرے

غبار عرش پہ سیر ہی مزار کا پہونچا
 دلاپام عتاب س نگار کا پہونچا
 سمند شوخ کی کس شوار کا پہونچا
 چین میں ایک جونا لہ ہزار کا پہونچا
 کہ شاخ گل سی ہی نازک ہی پار کا پہونچا

نہ جیسا ہو چکا عاشق بلند تیر کی
 بن آئی غیر کی بگڑا وہ جان جان
 ہماری خاک کواک م میں کرو یا مال
 خدا خندہ گل تا قفس لگے آنے
 پڑی جو کس گل تر ہزار بل کمانی

مثال غنچہ تو کیوں دل گرفتہ ہے ای شرم
 غوشہ ہو خط تر سے اب گلزار کا پہونچا

جبروت و دوا جبروت جبروت
 خورشید کا جسم باریکی کیا کھیر بیان
 فردای حشر معنی ختم عجب گفتگو
 سوئی تمام عمر شرمندگی ہی ہم
 اہی حشر جبروت ہم اور حیات ہے

بوسہ لیا شرمندگی اگر کتاب کا
 بجا ہی جسکی غل سے دریا گلاب کا
 اوسدن مزا طبع کا سوال جواب کا
 سہو آخیال حشرین آیا جواب کا
 وہ مست نازدی جو سال شراب کا

انسان نہیں وہ جسکو ثنوی حیا و شرم
 بھاتا ہی جی سے شرم کو عالم حجاب کا

منہ سی نگا یا شوخی ساغر شراب کا
 کہلجای بند اگر تری منہ نقاب کا
 جلنا ہمارے دل کا ہی پیش نظر رگ
 پیری خزان کی طرح سے آئی گی اگی
 دی اکوس پر کی باہر میں جگر خیل و شوق
 آتا ہی جو کوئی اوسی قاصد سمجھتی ہیں
 منہ کہ جو گایا ہی کلیجہا جسد اہلسنا
 رونی پر مستعد دل ناخدا جب ہوا

لوہو گیا قرآن سے و آفتاب کا
 بی نور ہو فلک پر چرخ آفتاب کا
 تمہنا نہیں جو آگ پر آتشو کیا کا
 مثل بہار ہائیکا عالم شباب کا
 اسی نامہ بر تو کام کرتا ثواب کا
 کس نے جد استعار ہی خلیج جواب کا
 لوٹا ہی کیا زبان فی خرا کہ کیا کا
 رومال خشکیا وہیں نگاہ اسباب کا

کون نہاگوں کی طرح ہلکی زلفیں لہرائیں
 گوری گوری تری رخساروں پر نگاہیں
 سوسائے شہاب میں جو ہر پیر
 سادو سے چرا رنگ پروریں
 ۱۰
 جو کمال غازی غنچہ کی شاخیں پھیریں
 ہر خوشتر شاخ پر ہی کیا نسبت دیں
 یہاں کی کھلی چھلکے سے کیا پھل دیں
 گلاب دیدہ گلزاران سے کیا پھل دیں
 یہی وہی شکر جب ہو غنچہ پیر
 شکر کی شکر سے ہو غنچہ پیر

دیکھی کیا ہو کہ تیرے پیشکش رشتی لگی
 سری پانکھ ہی اک خور کا بچا اے ہ
 دیکھتی ہی صفت شرکان کو تری دستا
 یا دین کو فرزند کی جو میں نے لگا
 او سکی قامت کو بلا کیوں قیامت
 ہر گھڑی شوق ملاقات ہی بڑھتا جاتا
 میرے پر تو ہی ہو خلق چین میں قری
 الفت عارض جانان جو اس کی بھی
 پر تو خال رخ یار بنا ناؤ مشک
 آئینہ بنتا ہی ہر نقش قدم وقت ہم
 یار اگر آئی اوی یہ مرا نسو تمجا میں
 تنے افشان چنچ چاند سی پشانی پر
 کیوں سی ملکی کساتی نہیں تم شرم رشتی

تیج ابرو میں غنیمت کی ہوئی جو ہر پید
 نہوا اور نوگا ترا ہم سر پید
 جای دل پہلو میں سپر ہوئی شرم پید
 چشمہ اشک سی میری ہو گوہر پید
 چال سی جکی ہوا فتنہ محشر پید
 ایک پیرزا جو لکھون اوس ہود فتر پید
 تیری سالی سے ہوئی سرو صنوبر پید
 بشک آئینہ ہوا آہ میں شش پید
 سایہ زلف سی او کی ہو اجنر پید
 تنجو صانع فی عیار شک سکند پید
 نکلے غر شید تو ہرگز نہون اختر پید
 ہو گئی چہرہ متناہ پر اختر پید
 کیا شب قدر میں ہو نہیں اختر پید

کیوں نہون شرم قمر کی صدق اسی شرم
 نور حق سے ہو ہن احمد وحید پید

دل اگر میری دولت بیاورم تا
 ارس نیز در کوه منور فانی
 منشی نه بر من نیست که در عالم
 دست دهد به بی سوز و تپانی
 دل بیاورم تا
 دل اگر میری دولت بیاورم تا
 ارس نیز در کوه منور فانی
 منشی نه بر من نیست که در عالم
 دست دهد به بی سوز و تپانی

این دوستان کو عجب یک پیشان بها
 از این پیشانی که ایام و کمال
 این دوستان کو عجب یک پیشان بها
 از این پیشانی که ایام و کمال
 این دوستان کو عجب یک پیشان بها
 از این پیشانی که ایام و کمال

[illegible]

شماره پنجم	ششم از پنج شش گریه کا بیان می آید که در آن ایک سو و سی هزار نوج کا طوفان پیدا
------------	--

چہرہ پر نور پر جب خطا نمایاں ہو گیا
 اسی خضر وہ جان جانان طرقت پہنچاں ہو گیا
 دست نگین کا اثر دیکھا تو حیران ہو گیا
 تو جو پہلوسی گیا اسی ہوشیوں کا صبح ہو گیا
 کہینچے ہو تیغ ابرو نیچان پر کس لیے
 اسی فلک دیکر نہ تو تار کی نظر و زمین جہاں ہو گیا
 کیا خاکستہ بین گلن خم شیدان وفا
 اعلیٰ بکاتیری تیرے شکر گیا اسی شکر ہو گیا
 دستہ چکی جو چکی بہ توتہ مار کے
 یا دین تیری در بندہ ان کی گوہر بار ہو گیا
 صد فی اس جو بن کی پیش منہ اس کو کرنا
 دست و دست گنبدی شیریں فصل بہار ہو گیا
 وقت حیرت پایہ بی بسببش نہیں
 مرتبی زمین صورت تفسیر قرآن ہو گیا
 زندگی شوار ہی گم آجوان ہو گیا
 نیچہ قاتل کا سیری شاخ مرجان ہو گیا
 چاکلہ نندہ میرا گریبان ہو گیا
 پارسی کی تھرا تیرے شرکان ہو گیا
 اگریسو میں میر خوار بہان ہو گیا
 کوچہ سفاک شل باغ رضوان ہو گیا
 آئینہ اب دکش ملک خیشان ہو گیا
 یار شدہ ہو گیا آئینہ حیران ہو گیا
 دیکھ کر ابرو شرکان ابرو نیسان ہو گیا
 دیکھ کر کٹر اتمارا چاند بہان ہو گیا
 غنچوں کی کہلتی ہی یا پری گیان ہو گیا
 آسمان بجو رو لا کر آپ گریان ہو گیا

کشتن نکرده که درین سرزمین مرغان آید
 اگر پیش ازین بر دیار حرم انشکون که
 مورد چل و پست و نال و جگر خواران آید
 میزبانان مرا آیدند خوبان آید
 چو گنجی

چو کیا آنگهون یاد آید گفتار کجی
 ابریزگان گدازد این کجی جگر
 گل پیونجی لاجو کی طرح شراسته
 دم خوت بود که لب رنگین تو
 عوض صحیفه سینه خط دیکهین
 ای خرد و پیرین زنده جاوید بوم
 پیر و پادشاه چون فصل بهاری آبی
 کیون نه رویا برین گام و لاد افغان
 کیا باز اگر کوبه هفت خوان میرا
 جان لی اولی بیا بخت کی نظارت
 کو گئی خود خجالت زمین من خشتاد
 حشر جامه در ره گئی ای دست بیون

شمرم جنت دل کیا بود بلا دنیا
 بیده گلشن چو کسبیل می بریشان آید

ده شوقی می برزم کجی کیا کیند کینا
 این شمرم کی مای او می جماند کینا

ای ترک بخوانی ترک کنی بی تو
فرمود ساقی گویی ای پادشاه
ز ساقی خوش بین بمن شو در این
پسر نه می خواندند این کشتا
باز آری با عازم شد کشتا
کیون در خاک بود پادشاه
پادشاه می پادشاه
الکلی می پادشاه

سینه تن شایسته کمال است چون اینا
 قل که کوی کی که در تیر شایسته ادا
 بی که بیک ده دهن ای کوس اینا
 باری یک کوی که تیرای کوس اینا
 باری کوس اینا شایسته اینا
 دم بری این حسن خوش شایسته
 و سینه کوی

[illegible]

[illegible]

جب اس کو دیکھا تو اس نے کہا یہی عبداللہ
 ابن روزن ہے جو میری بہت گرو کی محبت
 چلتے ہیں مگر اس کی چمک جاتی ہی نہیں
 بیوجہ دل آرام اوی ہم نہیں کہتے

اس شعر میں سدا کی شہرہ نہایت سچو ثابت ہو
مشتوق نے جو شعر مر کہا نام ہمارا

سر ج زن اکی پروا دیدہ گرمان کیسا
 اپنی عاشق کو کیا نون میں ملکان کیسا
 بیخیزان ہے چین کو بیجانان کیسا
 جوش و خروش ہی نہیں ساری مری کیس
 اوس اور ہر شایر و نین ہر دین سحران کیسا
 یہ اونٹا طلع آہری کلاوی بہل گیا
 ہنشنیں نہ کیا ہی شوق کو توئی سے
 چاند پر رضا گمان آئینہ کا ہوتا ہے
 روم اور شام کی سلطان تہی نیکی خلیج

یہ دستِ جنون کی کیا سائن تیار
ایک لکڑی کے چھک اگر بیان بھار
میں نے یہ کیا دے دیا کہ ہمارا
کون سا کون سا کون سا کون سا

وہ نہیں ہے تو فرما کہ انہیں کی آیت سے
سکائی ذکر وہ کہتے ہیں

میں تم میں بہت سے ایسے لوگ
جو کبھی اللہ کے رسول کو دیکھ کر

چراغ جلا رہا تھا اس وقت تک کہ
انہوں نے اس کی علمی پر ہوش نہ کیا

جامعی ہی ہو یا مسیحی وقت ساری
دنیا کا

ده نینک نو ز کوه نینک ای تو شسته
 کسای ز کوه کتهای جوین کوه کوه
 یوینا کوه کلاسته فراموشه
 کسی هتایک لرین چه جابانه
 دیوان آتای می یادی کوه شسته
 پیچی کوهی کوهی ز کوهی جاک
 یی عیشی گل اندامی پرتو شسته
 نانی بهی می پو شسته هدر نینک

10

نقد و تحسین

[illegible]

الحمد لله الذي جعلنا من عباده المخلصين
والمخلصين من عباده المخلصين

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

زنجیر و اوس پٹھان کی بجلی کی نہایت
 التجا کر کے میں کیونگا ہر فن اوس
 جبر ہی دیکھ کے شرمائی جسکے عارض
 حیرت کان ہی جگر ہوئیں گی اکون رنج
 جو دعوت نہ آجیگا مارشک مفر
 سیر گلشن میں اگر ترنگا ہوں کچلے
 ایک دن یا ایک رنڈا کر گئی پامال
 دیکھی بجلی کی گسٹن سبوں کو کنار
 تہ خیرین گھا آپ رکھو گھا ہضم
 صحت مرگان کا دین کے اوتنا اید
 چاہے سوئے اظہار کرون عین اپنے
 اور کو کیا ہی غرض یہ تو تباہی ظلم
 یوہین ہر روز بڑا حسن جہا شاعر
 نالہ تیری جو پریشان دہا کرتی تھی
 ہیکہ دید اس مائی اگر ایسی سہیلنا

گفتگو بعلی کار خنیا ہی حاصل ہوگا
عشق بازی میں ہر لمحہ جو کامل ہوگا
اوس گل شک بہلا کون مقابل ہوگا
تجربہ ایسی جو دیکھے گا وہ بسمل ہوگا
میر طائر کا شمار امیر کامل ہوگا
طاووس رنگ عین طاووس بسمل ہوگا
صنعتِ لغزش قدم زیر قدم دل ہوگا
کب گلی میں تری یہ بات حاصل ہوگا
مستقل چہ دم مرا قاتل ہوگا
کسی کا کچھ نہیں جائے گا تو بسمل ہوگا
ہی سمجھ دار تو خود دل میں قاتل ہوگا
بوسہ الگی گا وہی ہوتا مال ہوگا
چنی چنے آج تو کل حشر شامل ہوگا
کو کچھ زلف میں اسی جان مراد لگا
کاسے چشم مر اس کاسے سائل ہوگا

۲۱
 شیخ ابو قریب بن علی بن ابی طالب
 کی خدمت میں ملاک بنینہ پر اس
 اوسکی خوشنویسی خط ہوا عالم کا
 گھر سے جو وقت نکلا کہ وہ گلی دریا
 پر جس میں پیر مردارسی کے
 باندہ وہ

[illegible]

ہر ایک کی طرف سے بینا نظر نہیں آتا
 ہر ایک کی طرف سے بینا نظر نہیں آتا
 ہر ایک کی طرف سے بینا نظر نہیں آتا
 ہر ایک کی طرف سے بینا نظر نہیں آتا

三

2

۱۰۰

5

1

جب وہ سر پہونو لکھتا ہے کیا
 نخل گل ہائے سرو اور شمشاد
 خال رخ کا تری وہ شید ہے
 تیج ابرو جو تیرے پڑ جائے
 یا دقاقت میں شوق سی چڑھاؤں
 قد کو تیرے مثال دے اون کا
 کیا پڑا سایہ زلف چہان کا
 اوسکے عاشق ہوں کیوں جن شب
 باغ عالم میں تیرے مجھے کو
 اوسکے سببے مرغ کا کتہ ہوں
 برگ میں صاف کان سکے پتے
 نخل گل شجرو میں کیوں کیونکر
 صدمے ہوں اوس کیوں مرغ چین
 تو ہی شمشاد ایک بے سایہ
 اوسکے قد کو شجر کیوں کیونکر

باغ مین یوں کو تیرا ہزار درخت
 عاشقوں کو خوش کے پار درخت
 کیوں نہ لالہ ہو داندہار درخت
 ایک سی دو ہوں دوسی چار درخت
 وار ہی مجھ کو میوہ دار درخت
 کرین کیونکہ افتخار درخت
 عشق بیجان ہے پھیر درخت
 جسکے تابع ہوں بے شمار درخت
 خم ہو کے سارے میوہ دار درخت
 سب کا ہوسہ ہزار درخت
 ہول عارض ہے قویار درخت
 یار گلبن ہے غار وار درخت
 جان چسپ کرین نثار درخت
 ورنہ ہوتے ہیں سایہ دار درخت
 جسے سو جان ہوں نثار درخت

۴۹

مشرق و مغرب
 میری نظروں میں
 ملک کی گری تہنہ
 عشق کی کینا
 دلی لکھنوی
 یوں ہر تہی
 بہ طبع ہو
 لایق ہو

[illegible]

<p>نگاہ نورانی بر سر این کتب کتب پاک و نیرین هر کس که این کتب را بخواند کتب پاک و نیرین هر کس که این کتب را بخواند کتب پاک و نیرین هر کس که این کتب را بخواند</p>	<p>و چون که در این کتب و چون که در این کتب و چون که در این کتب و چون که در این کتب</p>	<p>و چون که در این کتب و چون که در این کتب و چون که در این کتب و چون که در این کتب</p>
<p>همی خفا بر تپا می خیزد و فی مدارات کی وقت سبب بیان منار و کما این ملاقات کی وقت تنه خورشید که در کما می بیات کی وقت با ت آجا و گس پیار جو بهی رات کی وقت بول جا بهو فقط بهو غلیات کی وقت کبسی قابو بهو چو چهره جا و گس تم گات کی وقت</p>	<p>یون تو با تین می سبب جو بهی لک می بین چو چو چو گندی این قلق دل سپر شب کو آنگو چو کتا بهون تو به کتا بهی خویا پیار کو کجا خند امین تسکو سب کو دیتی چو چو نیم زمین تم جام شراب چو تنائین مرغی لی این سبب کلین</p>	<p>و چون که در این کتب و چون که در این کتب و چون که در این کتب و چون که در این کتب</p>
<p>دل چین رکبه یاد تو ای شرم علی کی هر دم کام آمد نیکی و سست تیر سبب سمات کی وقت</p>		
<p>که ان قصه فلک می سکون یاری نسبت تو بهر کیو که کو اونی کجی کسی تلوار نسبت بهلا شمس قمر کو کیانخ دلمار نسبت که تمگو گل سی بی تشبیه جگو خار نسبت مرغین عشق کو کبیت کسی بهار نسبت نهین کبک در کو تیری کچه قیاس نسبت نهین تیار بهو کو تری بازار نسبت</p>	<p>بهلا آخر کو کیا دوی فلک دیوار نسبت نهو جیاه نو کو با بر و خمداری نسبت جهان مین تا فلک ثانی نیند و سکا نظر جگو دیتی نهین کبلی پلو مین بهر جگو یه پیار محبت جدا بهی اور مرغون پیس جا بهی لی آنگه یلیوس تو جیلتا بهی کینان سبب تیر چین پا کی بکت بهین</p>	<p>و چون که در این کتب و چون که در این کتب و چون که در این کتب و چون که در این کتب</p>
<p>و چون که در این کتب و چون که در این کتب و چون که در این کتب و چون که در این کتب</p>	<p>و چون که در این کتب و چون که در این کتب و چون که در این کتب و چون که در این کتب</p>	<p>و چون که در این کتب و چون که در این کتب و چون که در این کتب و چون که در این کتب</p>

ہو جی یہ اشکِ حشر تیرا ہے جس سے اے بیٹے
انور دلِ خستہ میں نرسے اے بیٹے

لاتی ہی سکر خبیہ نار قیامت
اس جنس پہ ٹوٹی ہین خرید ارقیامت
دیکھو تو بہا ہی پس جوار قیامت
یہ وصل کی شب ہی ترا نکار قیامت
رفار قیامت تری گفتار قیامت
رکتا ہی نہت یہ گنہگار قیامت
لاٹے مری سر پر تری رفار قیامت
اکیلی وگرنہ سرباز قیامت
گفتار غضب جسکی پور رفار قیامت
دیکھی ہی تری چال ہی سوار قیامت
کیا تمکلمی طرح ہی تری تلوار قیامت
ہمکو نہ ڈرا دیکھی ہی سوار قیامت

عجب طرح کی ری محجو بقرارے رات | فراق یار میں چھپکی پلکن ساری رات

۳۱
 یقین خاک هر بنو منی بی یاری
 سناسی بی جوانی تری و ابرار
 پنهان بی چشم نظاری کیلیف
 کمال زلف بی جوانان کیلیف
 کجاست کسی بی یاری و ابرار
 ده میسر ساسی بی خردن کس
 مانی بی خردن ساسی بی خردن

وہ نہایت قوی اور ایسا فریاد کیا کہ زمین سر جان سے
 ہلنے لگی اور آسمان پر ابرو اٹھانے لگا۔

15-51-5

[illegible]

<p>خون اعلیٰ نامہ منظور ہو گیا ظالم دیکھو اوس گل غلام ہو گیا وحشہ</p>	<p>آج ہاتھوں میں ملی توی خشکیا باعث اگل نے جاگ اپنا گریبان کیا کیا باعث</p>
<p>شرم حیرت ہی یہی گانینکا اوس بت نے منجھو انعام نیا آج دیا کیا باعث</p>	

<p>روٹھ کر مجھے وہ کافر نکال کیا باغش بوجھتا مجھے وہ کافر ہی بتا کیا باغش حق تو یہ ہے یہ تشویش نہ کرتی ہی وصل میں بھی ان ہمار کو ملتا نہیں ہیں خود بخود آج چلی آتی ہیں آنسو کی پیما دھوئے دام میں نہ زلفوں پہنسا کینوں پوچھا گلچیں سے یہیں کہ بتا دی مجھ کو کہا اس کی کہ وہ گلرو نہیں تیری ہوا اکے نامہ مری فریاد سی بی چین ہوا زلی میں مرنے والوں سے سارا عالم کیا دلایا رنے زلفوں گرا ہوا جب کو</p>	<p>دفعۃً اوٹھ گئی دنیا سی وفا کیا باغش میرا اور تیرا کہی ان ملا کیا باغش آج کل مجھے نہ مانع ہی خدا کیا باغش اب اکثر کرتی نہیں اکود واکیا باغش یہ خدا ہی کو خیر ہے کہ ہوا کیا باغش کچھ ہی توئی نہ کیا سوچ ہلا کیا باغش بلغ میں آج مرادل نہ لگا کیا باغش اس سبب نہ لگا اور ہوا کیا باغش اکدن اسخوش تزدان کر لیا کیا باغش اسی خاک خاک پہ تو گریہ کیا کیا باغش اشک کی طرح جو گرتا اور چٹکا کیا باغش</p>
---	---

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

روایت ذیل منقولہ

یاد کن کہ اگر آنکس دل چاہی
 کہ در آنکس دل چاہی
 کہ در آنکس دل چاہی
 کہ در آنکس دل چاہی

ای یار ہم جو کرتی ہستی تیری بدگو یاد	اپنا ہی نیکی کر نیکو دل چاہتا ہین
ایسی تو چال ہوگی نہ کبک در ہی کو یاد	چلتا ہی ہوں اسی تو اکھیلیوں کے چال
رو رو کی ہم بھی کرتی ہین تیرے پیچھے یاد	پچھو آسمان پہ چمکتی ہے ابرو ہین
جادو گیا وہ بھول جو تھا سامری کو یاد	چتون کو تیری دیکھ کی اسی تیرے زمان
اوس ماہر کو کرتی ہین ہم دل لگی کو یاد	کیا کیا ہنسے ہنسے میں اونی ہین کہا
کیا حشر کو کر نیکی تھے داور کے کو یاد	انصاف کہ چکا نہ ہارا تو ای خدا
کرتا ہی اک زمانہ تری شاعری کو یاد	شعرون کو شوق چوڑو یا توئی آب
کیونکر کریں نہ ہم تری شاعر کی یاد	موزون بزم کے جھوٹے تر اکلام
کرتا ہوں زلف یا یک میں ابتری کو یاد	ہوتا ہی دل مرا جو پریشان دوستو
ہی آپکی دہن کی خوشی کے کو یاد	ہوئی نہ عندلیب سہا کر فغان کی طرز
کرتا ہوں اسے صنم جو تری فکر کو یاد	کچھ میں جاکی بیٹھیے کتابچی ل ہی
رہتی ہی اس بے تری ہر کس کو یاد	ای جان توئی دن میں مانیگی کہ کیا
ای عشق تیری کرتی ہین ہر سہری کو یاد	خبر کیا کہ ماہ رست پہ توستے رکا دیا
اوس لڑکی کرتی ہین ہم دلیری کو یاد	نہ ناز اور زور وہ دل لی گیا ہی آج
کرتا ہی بعد مرگ کوئی کب کی یاد	سچا ہشتا ہین زندگی مستعار کے

یاد کن کہ اگر آنکس دل چاہی
 کہ در آنکس دل چاہی
 کہ در آنکس دل چاہی
 کہ در آنکس دل چاہی

یاد کن کہ اگر آنکس دل چاہی
 کہ در آنکس دل چاہی
 کہ در آنکس دل چاہی
 کہ در آنکس دل چاہی

یاد کن کہ اگر آنکس دل چاہی
 کہ در آنکس دل چاہی
 کہ در آنکس دل چاہی
 کہ در آنکس دل چاہی

[illegible]

دل میں ہر شاہی مری گہرا بنا جا جا ہو کر
 سر میں آتا ہی پوسٹ شہر کنان چوڑ کر
 کو کچھ جانان کو جاؤں ناغہ رضوان چوڑ کر
 کہیں کہاں بیکو شہر سہی میں ان چوڑ کر
 میسر بھڑا ہی گریبان لونا واماں چوڑ کر
 اوڑھی پر بیان آئیں ناغہ سلیمان چوڑ کر
 عشق پر یونک گیا ہی انس نساں چوڑ کر
 جس طرح جاتا نہیں تیرے کان چوڑ کر
 کسو دیو اند کو کی زلف چپان چوڑ کر
 ایک کو سطح جاؤں کیو ان چوڑ کر
 الفت لیلہ شامل نے تو مجنون کر دیا
 شرم کیا جیوں چمن کو میں بیابان چوڑ کر

७५

ایں کون تیرا افسوس
 بچا کون تیرا افسوس
 دل تیرا کون افسوس
 دل تیرا کون افسوس
 دل تیرا کون افسوس
 دل تیرا کون افسوس
 دل تیرا کون افسوس
 دل تیرا کون افسوس
 دل تیرا کون افسوس
 دل تیرا کون افسوس

ہمارے ہون کا اپنی ٹوٹ گیا	کم ہوا سویتوں کا ہمارا افسوس
نہیں آتا تو اسے سچ زمان	کر رہا ہوں دم شمار افسوس
بیقرار ہے ہی اب تو اٹھ ہر	لے گیا دل کا وہ قرار افسوس

اور کو سینے سے کیا لگاؤں شرم
 میرا سینہ ہے داغدار افسوس

تکروں کیوں میں بار بار افسوس	مجھ کو بھولا ہے وہ نگار افسوس
ہم نہ کوئی تیری ہمارا افسوس	غیر سویتوں کے کا ہمارا افسوس
نہ معطر ہوا مشام کبھی	نہ کھلی زلف مشکبار افسوس
ایک عالم خدا ہوا لیکن	نہوے ہم ترے شمار افسوس
ایک دلبر کے چہرین دم بھر	دل کو آتا نہیں قہر افسوس
غیر کے ساتھ بن جاتے ہیں	ہم ہیں نظروں میں تو کلی غار افسوس
دست حسرت یوں نہ چلیکے	نہوایا رہا ہکتا افسوس
قتل کرتے نہیں وہ ابرو سے	نہیں چلتے یہ ذوالفقار افسوس
کستی ہیں دیکھ کر یوں شیرے	ملی کا فر کو ذوالفقار افسوس
مجھ سے ہوم نے ایک دن بوجھا	نہوئی ہم کیوں ہزارا افسوس

نہیں توار افسوس
 نہ تیرا افسوس
 نہ تیرا افسوس
 نہ تیرا افسوس
 نہ تیرا افسوس
 نہ تیرا افسوس
 نہ تیرا افسوس
 نہ تیرا افسوس
 نہ تیرا افسوس
 نہ تیرا افسوس

چندین

چمن میں کیا وہ گل آیا تھا بل
 گئی دل کی طرح جان او کی ہوا
 نہیں بختا ہی نالہ میرا سستے
 کہ ہی ہر شاخ جب کہ مثل آغوش
 اوٹھا پہلو سے جب کہ تپا پوش
 بزرگ خیشہ ہی کیا پندہ درگوش

کہیں ہم کیونکر اوس حال کی شرم
 جو کچھ بدین تو کتا ہی کہ غاموش
 صادق و صاف

دیکھ کے گزمین پہ تیرا قص
 بسملوں کا کسے خوش آیا قص
 وہ بدین آئے دیکھ کر زہرا
 گلشن رو سے یار کو دیکھا
 دیکھ کر دو ہر جام سستی میں
 آنی گردش میں تو جو پیرے انگہ
 ناز سے وہ جو آئے آنکھوں میں
 سا پہ بھی اوس کا قص کرنے لگا
 اس قدر ہے پسند طبع ستم
 کہتے ہیں بچھکتے سب بچھلے

کرے گردوں پہ یار زہرا قص
 دل ٹپ کر ہے آج کرتا قص
 ہے بتوں کا ستم خدا یا قص
 کب سے طاؤس لکھا یا قص
 کہتے ہیں دخت رز کا دیکھا قص
 کرے ساغر کی طرح شینا قص
 تیلیوں کا داؤد میں دیکھا یا قص
 قدر ہے قمر اوس پر کا قص
 مرغ بسمل کا اوس کو بیا یا قص
 کر رہا ہے جردہ بیہو کا قص

دروغ و غفلت کی کھوپڑی پہننا
 حسن میں یہاں سے کسی اور سے
 لڑائی میں ہونے سے بچنا
 زلف شہ ناز کی ہونے سے بچنا
 نیند میں ہونے سے بچنا
 نظرات میں ہونے سے بچنا
 لب و لہجہ میں ہونے سے بچنا
 دھڑکنے میں ہونے سے بچنا
 شہسبیل کی ہونے سے بچنا

اگر نگر تال کیہ نہیں لے دیا تو میں
 ہی دل میں عشق ابرو و خمد لریا کا
 دیتا ہوں نقد جان بھی قصدا وادہ ہو
 جو پوچھے میں اس سب کا ذکر وراثت
 آٹھون پہری زلف و رخ یار کا خیال
 کہتے ہیں نامہ برسے وہ خط چاکر کا
 دل سے چکا مر تو وہ کہتا ہی ہو وفا
 عاشق ہوں میں تو نرسر مخور یا رکا

ہونے سے بچنا
 ہونے سے بچنا
 ہونے سے بچنا
 ہونے سے بچنا
 ہونے سے بچنا
 ہونے سے بچنا
 ہونے سے بچنا
 ہونے سے بچنا

محبتوں کی طرح دشت نوردی کرنگی شرم
 مطلب گہری ہی نہ درو بام سے غرض

آئینہ ہو گیا بس کیل کی حیران عارض
 لوح قرآن ہی جبین آئین سجدہ ابرہ
 قاتل آتے ہیں پر یان ہی کی نظارہ
 خاک کی رنگ جو اسکا کبھی شہر یا جنگا
 ایسی آہ کی نیکو چوٹی پر ہی لہجہ
 صورت بہ نظر آئی جو درخشاں عارض
 خط عارض ہو ہی تفسیر تو قرآن عارض
 راہ کیا کہتی ہیں حضرت انسان
 درو دیو لڑ کو کر دی گا گلستان
 حلقہ گوسے خاتم توسلیمان

ہونے سے بچنا
 ہونے سے بچنا
 ہونے سے بچنا
 ہونے سے بچنا
 ہونے سے بچنا
 ہونے سے بچنا
 ہونے سے بچنا
 ہونے سے بچنا

لالہ خستہ ہوا بخت
 تما حلیہ انبوہ ہوا
 شہسبیل کی ہونے سے بچنا
 دھڑکنے میں ہونے سے بچنا
 لب و لہجہ میں ہونے سے بچنا
 نظرات میں ہونے سے بچنا
 نیند میں ہونے سے بچنا
 زلف شہ ناز کی ہونے سے بچنا
 لڑائی میں ہونے سے بچنا
 حسن میں یہاں سے کسی اور سے

چوڑے سے منہ پر جب آو بال فقط
 یا وہی جنگ اور جدال فقط
 مجھ کو بس ہے یہی خیال فقط
 بوسے لب شہ وصال فقط
 وان ہی کیا گیسو و سکا جال فقط
 گوئے کیا مارے تیرے خیال فقط
 ذکر او س ماہ کا نکال فقط
 سرخ اوڑھی صنم نی شان فقط
 او سین بس ہے یہی کمال فقط
 نے یہ مطلب شہ صال فقط
 دیکھ کجے صنم کے چال فقط
 لائے بہو پچال کیا وہ چال فقط

ابر میں مہ چھپا ہی شرم مار
 دل ہی کی غرض کچھ او سکونین
 وہ سنگر خفا منو جائے
 جے او خون میں اگر ملے جھگو
 دام تزدیر ہے وہ رکنتے ہیں
 تیرا ونگے مرثہ لگاتے ہے
 شب بیکذربے کے سطح ائی ل
 دل لالہ کے داغ دینے کو
 جھگو دیکھا وہ ہو گیا سہل
 نا قیامت ہووے صبح فراق
 چال چلتا ہے اسل دا سے وہ
 شرم بریا کیا ہے قامت نے

چاہتا ہی وہ یا نہیں اسی شرم
 دیکھنے سے غیہ یہ حال فقط
 عاشق زار سے کرتی نہیں روایا

شرم ہی محبوب کا بیکار عا
 عاشق زار سے کرتی نہیں روایا

مستند

[illegible]

[illegible]

رو برو روتنی ہی ادکی اندرشی ہی سمجھے
آکے می نوشی کو گزیر کدہ رشک آفتاب

غیر سے خالی ہی گرا بھم بین اور دلدار ہے شہر بھم بین صورت پروانہ صاحب خانہ شمع	روایف	عین مجید
--	-------	----------

کر کی برق آہی کیا کیا کی روشنی چراغ
 چہرہ پر نور جانان کا ہی کیا شون چراغ
 گرم و قاری کھائی تو سن جانان اگر
 گھر میں ہو چکر سطح سچر کی شب روشنی
 بیہوشی مرا مھر تو بچاے دین
 بعد مدت کم ہوئی وحشت تو یہ ثابت ہوا
 اس قدر ہی روشنی او کی تن پر نور کے
 خوب دیان جان کب ہوا عالم کو فیض
 شمع و شمع پہ زخم دل کی ہو کر مستعد
 شب کو وہ خوشید و گر موخا ان محبت میں
 ان سے آتش خیار سے جبکہ کمال

روشنی ہی ہو گیا ہر دانہ خرمن چراغ
 حسن کی اہم میں جلتا ہی بی رون چراغ
 ہر قدم ہو جا بر نقش شمع تو سن چراغ
 میری آہ سوسے تہ نہ ہو ہی روشنی چراغ
 نور تن او سکا ہی ہر خانہ چو سن چراغ
 خول تھی وہ بکدین سہا کیا شون چراغ
 رات کو وہ ہو کا ہو ہی میرا سن چراغ
 ہر نقش گل ہی کبھی تو نہا نہیں شون چراغ
 رشتہ بختی فیتلہ دیدہ ہون چراغ
 مانہتا بان کا وہین ہو جا گل شون چراغ
 اس سب گل نہیں کرنا ختم نہ چراغ

۴۹

بون فوس یک سیدان بی هر که روشن چرخ
 دقت بشماره اولی چون نوری در دل
 عکس فوسین چون سحابی در آسمان
 در کائنات چون سحابی در آسمان
 جسا بون فوس سحابی در آسمان
 در کائنات چون سحابی در آسمان
 دقت بشماره اولی چون نوری در دل
 عکس فوسین چون سحابی در آسمان
 در کائنات چون سحابی در آسمان
 جسا بون فوس سحابی در آسمان
 در کائنات چون سحابی در آسمان

رویت قیاف
 این عشق بی پای است که از این
 کشتن عشقین از جوی کشتن
 کاشیانی که با این کشتن
 زارین و بی کشتن
 کشتن عشقین از جوی کشتن
 کاشیانی که با این کشتن
 زارین و بی کشتن

کشتن عشقین از جوی کشتن کاشیانی که با این کشتن زارین و بی کشتن	کشتن عشقین از جوی کشتن کاشیانی که با این کشتن زارین و بی کشتن
کشتن عشقین از جوی کشتن کاشیانی که با این کشتن زارین و بی کشتن	کشتن عشقین از جوی کشتن کاشیانی که با این کشتن زارین و بی کشتن

رویت قیاف
 این عشق بی پای است که از این
 کشتن عشقین از جوی کشتن
 کاشیانی که با این کشتن
 زارین و بی کشتن

[illegible]

گمان هر ایک کو تو بهای تار بستر کا
 وہ سرخ رنگ تیرا ہی کہ رو برو تیرے
 یہ ناز کی ہی کیا جب تصویر ہوسے
 فرات گل میں خزان مگر رو لایا خون
 ہماری آہ کا شاید دھوان پھیلا ہی
 گلہاری ٹوٹی کی رنگت عیان ہووون
 مری فانی کو سب تک روئی مارو ڈھار
 ہمیشہ خصہ سی منہ اونکا لال ہتھار
 تمہاری گریہوں وہ پھل شمع جلا
 اوی جو دیکھی ہنسی ہو کو دیکھ کر رو
 کیسے خون سی رنگین ہیں درو دیوار
 گلوری یارنی منہیں جو تو دل بھنا
 فریب کر و دغا و حسد ہر ایک میں ہے
 زبان کالی ہوئی خوب کوسے مجھ کو
 بزم شمع جلالتی ہی فرا میں ہے

ہوا ہی صفت سی یہ تیری ناتوانا رنگ
 سیاہ آید نظر مجھ کو ارغوان کا رنگ
 مثال خچہ سوسن ہوا دیوان کا رنگ
 ہوا ہی سرخ جو بیل کی آشیان کا رنگ
 منہیں کہو وہی ہوجہ آسمان کا رنگ
 نظر کمان ہین آتا ہی یہ کمان کا رنگ
 بند ماہی محفل جہان میں دھن کا رنگ
 ہی اندرون میں ہمار یہ مہرمان کا رنگ
 ہوا یہ آگلی محفل میں شمع دان کا رنگ
 ہماری رنگ سی تیری عطران کا رنگ
 شفق سی سرخ منہیں ہی تر مہکا کا رنگ
 عذار سی نظر آتا ہی برگ پانکا رنگ
 عجب طعنا کدھائی دیا جہان کا رنگ
 ہوا مٹی کہو داکنی زبان کا رنگ
 یہ سوز غم سہوا میرا کشتیاں کا رنگ

5

میں
دس پور کو تو ان وقت پہنچا ہوں
پس یہی وہ کہو دل نہ دیا کیا حال
دیکھا اب کس کی بلکہ کتنی پہنچا
مہرورہ ڈھائی گاہ پہنچا
ایں خدا عارض بندہ کیا کیا حال
کے خط و سوسہ خواص کی پہنچا
ان حال دل جس کو کہہ سکا
سامنی تو پہنچا
کئی پہنچا

کوئی بہن نماز سنی خون رول ہوئی چار
 نہ وہیں اوکی کرین غیر رسائی پیدا
 خطا تو کیا کر آپ تو اسکو کوہو کے
 وہ نہ آگاہ ہوا اس کے تڑپنے سے اگر
 اپنی پیار بچی اچھی کہیں سوچے ہیں بھلا
 چاہتا ہی جس کی پس نہیں وہ سنے
 آجکی شب تو نہ دم دیکھی چلی جاؤ تم
 طعنت بنی یاد اگر اچھی گانہ می نوشے کا
 کیوں پلا تا ہی دوا فروق جہاں نہیں
 دیکھ لیتا ہوں تصویر سے میں ہر دم اوکو
 غیر سچے بہن تری آگاہی جہن جوتی میں
 سکے لدا رہو گمان تو سدا ت ہوئے
 کوئی کا نشانہ چہا کوئی نہ چہا لا ٹوٹا
 بے گمان ہی نہیں کچھ اوکو محبت کا شین
 یا دکی دل کا غبار آہ نہ دہویا اسنے

جوئی ہوئی نہی
اے شمعِ شعلہ کیسے توست و شعله
میر شمس کی کی شمع و شعله
میر شمس کی کی شمع و شعله
میر شمس کی کی شمع و شعله
میر شمس کی کی شمع و شعله
میر شمس کی کی شمع و شعله
میر شمس کی کی شمع و شعله

OF

ایں چرخ پہ چلاک کیسے آتوے
پاس میں شمشاد کو تو میرے نکال
ایں صورت کی بھلائی کی تصویر نکال
دلی آگ میں کیوں ہوئے تیرے

ایک دفعہ ایک شخص نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک شخص کو دیکھ رہا تھا۔
 اس نے کہا: "تو نے اس کو دیکھا ہے؟"
 اس نے کہا: "جی ہاں، وہ ایک شخص کو دیکھ رہا تھا۔"
 اس نے کہا: "تو نے اس کو دیکھا ہے؟"
 اس نے کہا: "جی ہاں، وہ ایک شخص کو دیکھ رہا تھا۔"

دل سے صبر سے اور دل سے
 دل سے صبر سے اور دل سے
 دل سے صبر سے اور دل سے
 دل سے صبر سے اور دل سے

کسی لڑکی کی لپی تو قیاس شہر نکال دہن زخم سے اب ناکہ شہر نکال	کیا فرض چاند سی اوچے کرینوش پوچھ زہن شہر نکال کے جوالفت میں لگا لگی ہی
یار ہی ناکہ کری تیری طرح سی ای شہر دل سے آہ ایسی تو کمال صبا تیرا شہر نکال	

نہیں پوشیدہ اوس صنم کا حال رشک آنے لگا عطار کو مین تو عاشق ہوں کیا بیان کروں دم او بچتا ہے عشق گیسو سے اتو دیتا ہے جہر کیاں ہر دم قول و کیر مجھے ہو رہے قول دیکھئے زاہد تو کلمہ پڑھنے لگے کوئی سنا نہیں کون کس سے بے چہرے قتل ہو گئے ہم تو کبھی نکل جو دیکھے یاد آیا سادہ کاغذ کو کر دے افشانی	مجھ پر ظاہر ہے دمدم کا حال سینکے اوس شمع خوش رقم کا حال جو رکا اوس کے اور ستم کا حال کیا کون اور سکے سچ و ختم کا حال آگے ایسا تھا صنم کا حال دیکھو کافیکے تم ستم کا حال بخدا ہی یہ اوس صنم کا حال رنج کا اپنے اور غم کا حال ہے یہ اون ایہ وہ کی تم کا حال یار کے ترسے شکم کا حال ہی اب ملک زر ستم کا حال
--	--

ہمدن قدرت ہمدن کا حال
 ہمدن قدرت ہمدن کا حال
 ہمدن قدرت ہمدن کا حال
 ہمدن قدرت ہمدن کا حال

دل سے صبر سے اور دل سے
 دل سے صبر سے اور دل سے
 دل سے صبر سے اور دل سے
 دل سے صبر سے اور دل سے

[illegible][illegible]

پیشانی مرا در شمشیر قاتل
چو زبانه گزند و دانه می رانم
ایکین که این کشت تو بکام می رانم
بنین آگاه می رانم تو بکام می رانم
ای که تو بنین را بنین می رانم
کام می رانم تو بنین می رانم
و ده بنین می رانم تو بنین می رانم
کام می رانم تو بنین می رانم

[illegible]

۱۰

دل لکان نہ پہنچی اکس بہشت نورانی
 ساعی بہر کس طرح پڑے ناکہ پانی
 دل لکان نہ پہنچی اکس بہشت نورانی
 ساعی بہر کس طرح پڑے ناکہ پانی

ست و پنجو دہری بل بایر ہی ہم ستم
 کرتی ہیں ہوسک کسان کہ شام سی ہم
 ہوتی آقا زمین آگاہ نہ انجام سی ہم
 خاک ہولنا و تری نامہ بیخام سی ہم
 یون تو خوش ہونہ نہیں کی پانی ہم
 ہی یقین کی بھی چوٹن گی نہ اٹم سی ہم
 اب خفا ہوتی نہیں بابر خفا سی ہم
 دیکھ لیتی ہیں مگر اوسکو درو با سی ہم
 مگر استکانین آگاہ تری نام سی ہم
 اگر کی طرح جلی گری حمام سی ہم
 کہ سمجھتے نہیں کم روشیام سی ہم
 روز کرتی ہیں سحر کی سرشام سی ہم
 تیر کام اور ہو شیو بادام سی ہم
 کوئی نہ جانیں جو میا و تری دام سی ہم
 پاٹ دین آج آو خلعت انعام سی ہم

جام ہی اب تو پلا اور سکھو ساقی
 سیج چھو لوئی بچا کہی بدیں گل کی
 دل دیتی کہی بی دید سجتی جو اوین
 چٹکی دل میں اگر کہی کلا بھیجا
 رعدہ آغیا کر ایمان کشادہ ہو کر دل
 جیتے جی سی زلف منی نکلتا معلوم
 یا مری شہنسی ہم اوی بر اونی تھے
 یہ تو قدرت ہی کمان گزین جو او جان
 اسی بہت پڑے نشین تی تو ہیں ہم تجھ
 غیر کو ساتھ جو اوس گل کے نہاتی دیکھا
 دور غریبے قوت میں ش کی کیونکر
 یون بہر چو ہی وقت میں ہمار شہر
 گری شہر منہم کا دل شیدا تھا زمین
 چہر نہ سہوا ہون کی لک کی پند ہی تین
 لالی کتبہ جو دلیر کا ہار سے قاصد

دل لکان نہ پہنچی اکس بہشت نورانی
 ساعی بہر کس طرح پڑے ناکہ پانی
 دل لکان نہ پہنچی اکس بہشت نورانی
 ساعی بہر کس طرح پڑے ناکہ پانی

دل لکان نہ پہنچی اکس بہشت نورانی
 ساعی بہر کس طرح پڑے ناکہ پانی
 دل لکان نہ پہنچی اکس بہشت نورانی
 ساعی بہر کس طرح پڑے ناکہ پانی

ای فلک شمس اوس کی چالی اکران
 ساقیا تومی گلگون پایا بهر دے
 عشق نسان میں اوجھتا ہین لافہ ہند

چاند کی طرح اوڑھتی ہین دور سے ہم
 دیکھتے تھیں تیری نگہیں غور سے ہم
 رابطہ پر یون کر لینی نہ کبھی غور سے ہم

ای فلک شمس اوس کی چالی اکران
 ساقیا تومی گلگون پایا بهر دے
 عشق نسان میں اوجھتا ہین لافہ ہند

اگلی آئینہ دل میں کدورت ای شہر
 صاف ہوان گی نہ بھی اوس شب فروزی ہم

شیشہ می ہی سرد کاری در جام می کام
 آج ہی ہلو صمن سے شام می کام
 جب سے کوئی میں ہم آتش کج ادا می کام
 نامہ بری فقط اپنی تخی انعام می کام
 ہو سکے یا کہ نہ اپنی (وہی) انعام می کام
 ز غرض میں ہی کوئتا ہوں اسلام می کام
 بولی کیا اوسکی جی نامہ پیغام می کام
 آٹھ کجا محمد اکدن تر صہ صام می کام
 ہشتین کسکو نہیں اوس سے خود کام
 اگر کسی کو ہی نہ غرض و نہ کجا نام می کام

رند مشرب کو خدا بھی نہ کچھ آرام می کام
 وعدہ آفتیا کہیں جاسے ہو تو آئیو جلد
 خواہش طری اور کچھ نہ تناسل
 خواہش آتش کی پڑتا یا نہ پڑتا جھک کوا
 کام فرمائی وہ جھک کوا رستم سے نہ
 جب سی زار محبت کو تری پہنای
 نامہ دیکر جو کہا حال مرا قاصد نے
 جان جائیگی اگر الفت ابروی سے
 کیون جاشق ہون کہ نایاب نہ ہی
 دیکر لینی ہی بیرون کے ہی مطلب نہ ہو

ای فلک شمس اوس کی چالی اکران
 ساقیا تومی گلگون پایا بهر دے
 عشق نسان میں اوجھتا ہین لافہ ہند
 چاند کی طرح اوڑھتی ہین دور سے ہم
 دیکھتے تھیں تیری نگہیں غور سے ہم
 رابطہ پر یون کر لینی نہ کبھی غور سے ہم
 اگلی آئینہ دل میں کدورت ای شہر
 صاف ہوان گی نہ بھی اوس شب فروزی ہم
 شیشہ می ہی سرد کاری در جام می کام
 آج ہی ہلو صمن سے شام می کام
 جب سے کوئی میں ہم آتش کج ادا می کام
 نامہ بری فقط اپنی تخی انعام می کام
 ہو سکے یا کہ نہ اپنی (وہی) انعام می کام
 ز غرض میں ہی کوئتا ہوں اسلام می کام
 بولی کیا اوسکی جی نامہ پیغام می کام
 آٹھ کجا محمد اکدن تر صہ صام می کام
 ہشتین کسکو نہیں اوس سے خود کام
 اگر کسی کو ہی نہ غرض و نہ کجا نام می کام

ای فلک شمس اوس کی چالی اکران
 ساقیا تومی گلگون پایا بهر دے
 عشق نسان میں اوجھتا ہین لافہ ہند
 چاند کی طرح اوڑھتی ہین دور سے ہم
 دیکھتے تھیں تیری نگہیں غور سے ہم
 رابطہ پر یون کر لینی نہ کبھی غور سے ہم
 اگلی آئینہ دل میں کدورت ای شہر
 صاف ہوان گی نہ بھی اوس شب فروزی ہم
 شیشہ می ہی سرد کاری در جام می کام
 آج ہی ہلو صمن سے شام می کام
 جب سے کوئی میں ہم آتش کج ادا می کام
 نامہ بری فقط اپنی تخی انعام می کام
 ہو سکے یا کہ نہ اپنی (وہی) انعام می کام
 ز غرض میں ہی کوئتا ہوں اسلام می کام
 بولی کیا اوسکی جی نامہ پیغام می کام
 آٹھ کجا محمد اکدن تر صہ صام می کام
 ہشتین کسکو نہیں اوس سے خود کام
 اگر کسی کو ہی نہ غرض و نہ کجا نام می کام

[illegible]

ایمان و
خداوند سزاوارست که در این دنیا
و آخرت بندگان را به هر چه خواهد
خواست عذاب یا ثواب دهد و کسی را
در این دنیا و آخرت از عذاب یا ثواب
محروم نکند و کسی را از عذاب یا ثواب
محرم نکند و کسی را از عذاب یا ثواب
محرم نکند

۵۹

توئی کو سب جو نامہ تین دہہ شکر کی
پیشوی اوشم کیا جو وہ اس کے ہونے پر
عقل میں نام و ذکر ہے اور دل کا مبین
کیوں کہ گون گونہ کل ہی ہو گا

1

کھانہ نام نہیں پوچھا جان نہیں
 انکا شنداد کیا تھا شنداد نہیں
 خیال لپڑ نہ لانی بیکر حال کیا
 لڑائی میں لڑی گئی کلا بڑی توکی
 لڑائی میں لڑی گئی کلا بڑی توکی
 لڑائی میں لڑی گئی کلا بڑی توکی
 لڑائی میں لڑی گئی کلا بڑی توکی

<p> بعد حمد مجھسا کوئی ہی آئیو فانیہ اوس خود فرض نی ایک ہی بوسا نہیں نامی کو میری یار نے پرزی کیا نہیں بیشی چہری میں بطمین انکی نہیں دافقہ اوسکا کونسا شاہ وگد نہیں کالی کا لفظ منہ سے کینی سانیہ ہرگز کیسے بات وہ بت مانیہ میری لہجہ جنون جو سنجے ای نہیں اب کوئی نظر میں ہمارے نہیں کم مچ جی سے موجب باد صبا نہیں کیونکر کون میں لٹ کو کالی نہیں ایسے گئی زمین پر کینی نقش نہیں سج ہی شکل سیکا کوئی آشنائی نہیں آنسو ابھی تو آنکھ سے اپنی گرائیں اب تک تو راز عشق کسی پر نہیں </p>	<p> اقرار کر کے آئے کا آ پنا اب ملک دو چار بوسی مانگی تھی کہہ دینگے منہ پر اتنا ہی شکر اب بھی جو قاصدنی خط یا شیرین ادا سمجھ کے نہ دارفہ ہوا اسدنی دیا اوی ایسا جمال حسن ایسی حیا و شرم عطا حق نی اوسکو خود میں جو خود پرست ہے وہ شوق خود پسند کیوں تونی جیسا میں گل خاک کر دیا اچھا سو اتنی نہ کجہ عشق میں رہے ہوتی ہیں مست سونگہ کی ہم کو رقت دوانہ کر دیا مجھے اسے غیرت پر ایران رنگ کان کا تپا کس سے چہرے شمس ہوا وہ میرا نکا کی جس سے دوستی عوفان نوح سمجھ میں سب کو دکھانا ای شرم کو فراق میں نہ ٹھہر جان </p>
--	--

کھانہ نام نہیں پوچھا جان نہیں
 انکا شنداد کیا تھا شنداد نہیں
 خیال لپڑ نہ لانی بیکر حال کیا
 لڑائی میں لڑی گئی کلا بڑی توکی
 لڑائی میں لڑی گئی کلا بڑی توکی
 لڑائی میں لڑی گئی کلا بڑی توکی
 لڑائی میں لڑی گئی کلا بڑی توکی

10

فصل دوم در بیان

از این کتاب



۱۰۰

١٠٠

...

دیکھا کہ رئیس مری خنجر کے ایک کئی پتھر
 سمیٹے دیکھا ہی ہزاروں پتھر کا روں
 گماہ خوش کرتی ہوا وہ گاہ رو لادیتی
 ہوا اگر کچھ نہیں بچا تا ہی باتو نکات
 بزم قاتل میں انہی نہ ڈکی پائی شہا
 ہوز یارت شہ کو نہیں کی دھنسل کی
 خنجر غم کی بدین لاکھوں لالہ ہار نہ رحم
 دونوں عالم کا حسین ابن علی ہر گاہ
 کیا کہیں حال سیران محبت سجیے

عشق ہی انکو سیطرہ کا آرا زمین
گولی ثانی ترا ہی شوخ ستم کار زمین
وہ غایت وہ مروت وہ تراپا زمین
سچ ہی لطف کے خالی ترا انکار زمین
شع کی طرح محب سے سر و کار زمین
اور کچھ دل میں تنہا ہی زندہ زمین
جبر و جبین ابن علی گولی خبر دار زمین
ایسا سلطان نہیں ایسا گولی ہوا زمین
وہم لغت میں کیسی تو گرفتار زمین

کام دل تیری برائیتیں اونہیں سی ای شرم
جز غلی اور کوئے تیرا مددگار غصین

نہ تو جا سکتے ہیں ہم اور نہ بلا سکتی ہیں
گناہات میں رہتی ہیں لیکن شقیب بڑا
بھگوان ہیں گول غمیں میں سزا کا نام
جاننا ہے اسے اور شالی سہی ہم شمع میں

او سکا بجای تو سو بارہ اسکے
آج کل پاس ہم اوی غنیمت سکا
برتری ڈیسی زبان تکسین اسی
پاس غیار اوی اسی شہا اسکے

[illegible]

[illegible]

5

[illegible]

جسکے سبب چہرہ دیا اک جہان کو
 گو جان عاشقی میں گئی نام تو ہوا
 اگل گھل کے تیری عشق میں لاف نہ آہوں
 اسی سوز عشق تو نے جلایا یہی اس قدر
 پریشاں کہ آج جب کی آہوں میں رہتا
 کو چال مل کہوں تو کہہ کہتا ہی چل نہ
 دیکھا سو فلک تو بگا کہنی یہ وہ شوخ
 جی جایا رہے میرا اس میں جو ہر سو
 گل کو غدار نے تری شرمندہ کر دیا

یارب جدا نہ کھجیو اوں میری جان کو
 لازم یہی ہی سود کہوں اس نیاں نہ
 تو دیکھ میری پوست کو اور تنہا
 اٹھ کر نیا دیا یہی سر پر استخران کو
 خجالت پانی پانی گیا آسمان کو
 سنے کامین نہیں ہے اس نشان کو
 کیوں بار بار دیکھتے ہو آسمان کو
 ناہ نہیں میں لگتے کا نا مہر مان
 تھا نسخ وہ سفید کیا ارغوان

ایک مضمون کی ایک کاپی کا اوزار کی شکل کی بنا پر
 ایک مضمون کی ایک کاپی کا اوزار کی شکل کی بنا پر
 ایک مضمون کی ایک کاپی کا اوزار کی شکل کی بنا پر
 ایک مضمون کی ایک کاپی کا اوزار کی شکل کی بنا پر

اوس بت سی بول حال کر ترک ہو گئے
 ای شرم کچھ کو تو سی کیوں کہ اوس ہو

وہ رشک گل چین میں اگر میری پاؤں
 اون پر کو تو چہ نو گیتا تازہ کہی باغ
 گلشن ہو بوش گل ہو لب جو سو قیا
 ایک ہی ہمار میں جو زرد داغ ہاتھ آئے
 شرمائی ویکس کر شفق آسمان بھی
 ہمراہ اپنی جھکو بٹھے سلیجے سیر کو
 مرزا ہی ایسی شخص کا بتو ہی ہجر میں
 بتھلاؤ پاس غیسر کو ہم دور روئی ہو
 ای شرم کون راحت جانی ہی چوٹ گیا
 پہلے اس مٹی کی ثابت کر فقیر میں دو
 ایک بوسہ لیا کسداں بریوں فقیر میں دو
 کہا قاصد کہ لایا ہوں میں چنا تم صا
 دونوں رفیق کا تری آیا جو رشتہ میٹھی ال

ایک مضمون کی ایک کاپی کا اوزار کی شکل کی بنا پر
 ایک مضمون کی ایک کاپی کا اوزار کی شکل کی بنا پر
 ایک مضمون کی ایک کاپی کا اوزار کی شکل کی بنا پر
 ایک مضمون کی ایک کاپی کا اوزار کی شکل کی بنا پر

ایک مضمون کی ایک کاپی کا اوزار کی شکل کی بنا پر
 ایک مضمون کی ایک کاپی کا اوزار کی شکل کی بنا پر
 ایک مضمون کی ایک کاپی کا اوزار کی شکل کی بنا پر
 ایک مضمون کی ایک کاپی کا اوزار کی شکل کی بنا پر

ایک مضمون کی ایک کاپی کا اوزار کی شکل کی بنا پر
 ایک مضمون کی ایک کاپی کا اوزار کی شکل کی بنا پر
 ایک مضمون کی ایک کاپی کا اوزار کی شکل کی بنا پر
 ایک مضمون کی ایک کاپی کا اوزار کی شکل کی بنا پر

کتابت در این کتابخانه
در روز دوشنبه ۱۳۰۲
مجلس شورای اسلامی

اوس پروردگار کی جس گشتیائی محکو
نہیں پاس آنا نہ سب سے جانی محکو
اوس گل تر کا نہ حال زبانی محکو
ابھی سو جاؤ وہ آتی ہے کہانی محکو
دوست کتنا ہی مرا نہ سن جانی محکو

وہی ہے جس نے اس کو پیدا کیا اور جس نے اس کو
میراثہ کیا اور جس نے اس کو جنت میں داخل کیا

اچھا چلائی گو ایہیج نہانی محکو
اور پھر یوں کہ محبت ہوئی نگہانی محکو
باتہ میں شوق کی ہی ہند لگانی محکو
اپنی تصویر زاد بیچے جانی محکو
جوتی بہاتی نہین چاہت تیرانی محکو
نہانی صورت پیغام زبا نہ محکو
ہوخی نہانی نہیں مرثیہ خوانی محکو
کیا عجب ہی کہ کہیں رنگ نفاانی محکو

۶۷
 فتح علی کی طرح آہ جلا یا مجھو
 کہ نہیں پاس تھی ای میرے کامن
 دور سے نہ کسی تونی دیکھ یا مجھو
 یہ تنہا ہی نہ خواہش ہی طلبی
 وصل اس بت کا میسر ہو نہ یا مجھو
 برف کی طرح ہی بننا بہر کما ای ظالم
 ابر کی طرح سے فروغ
 یہ تو دنیا

د

[illegible]

میرزا حسن خان

چند کلماتی از کتابخانه ای که در این کتابخانه است
 در این کتابخانه است که در این کتابخانه است
 در این کتابخانه است که در این کتابخانه است
 در این کتابخانه است که در این کتابخانه است

فمن کرنا سے کیا سائمری لکھتا ہے کیا کیا
 ای شرم نہ دیکھ اوس بت عیار کا نام

<p>جسکا ہنس نہیں بیامین ہر بار ہر ہر طرح ساری سینوں میں حد ہر ہو کہ مجھ کو ہوا تھا اسی آزار ہے ہوش اور بیدار میں جی کیسے کی ویاہری پھر خدا جانی دلا کیلئے سیرا ہے وہ سر پہ اس خضر و خوبان تری کوتاہی ہی یقین جھک کو کمین اور گرفتاری وہ بولتا جوت نہیں اوق الاقرار ہے کوئی سکھلا گیا کیا یا کر عیار ہے وہ حسن خوبی میں پڑا دھوکا داری عشق میں تیرے منہ نہ ہوتا دیواری سب افزون تو سمجھا کر عیار ہے وہ شتری چرخ نمی آنا ہی باز رہی کوئی گدی کر عیسے ہی کی ساری وہ</p>	<p>جسکا ہنس نہیں بیامین ہر بار ہر ہر طرح ساری سینوں میں حد ہر ہو کہ مجھ کو ہوا تھا اسی آزار ہے ہوش اور بیدار میں جی کیسے کی ویاہری پھر خدا جانی دلا کیلئے سیرا ہے وہ سر پہ اس خضر و خوبان تری کوتاہی ہی یقین جھک کو کمین اور گرفتاری وہ بولتا جوت نہیں اوق الاقرار ہے کوئی سکھلا گیا کیا یا کر عیار ہے وہ حسن خوبی میں پڑا دھوکا داری عشق میں تیرے منہ نہ ہوتا دیواری سب افزون تو سمجھا کر عیار ہے وہ شتری چرخ نمی آنا ہی باز رہی کوئی گدی کر عیسے ہی کی ساری وہ</p>
---	---

ای ہنرمند شوق میں ہر جا گون چمکا
 ہون باریک دامن کی لہریں چمکا
 یہاں تک کہ شوق میں ہر جا گون چمکا
 ہون باریک دامن کی لہریں چمکا
 یہاں تک کہ شوق میں ہر جا گون چمکا
 ہون باریک دامن کی لہریں چمکا

ای ہنرمند شوق میں ہر جا گون چمکا
 ہون باریک دامن کی لہریں چمکا
 یہاں تک کہ شوق میں ہر جا گون چمکا
 ہون باریک دامن کی لہریں چمکا
 یہاں تک کہ شوق میں ہر جا گون چمکا
 ہون باریک دامن کی لہریں چمکا

[illegible]

[illegible]

سب سے پہلے اس کو جاننا چاہیے کہ اس کا کیا حال ہے
 اور اس کے دل میں کیا ہے۔ اس کے لئے اس کو
 جاننا چاہیے کہ اس کا کیا حال ہے اور اس کے
 دل میں کیا ہے۔ اس کے لئے اس کو جاننا چاہیے
 کہ اس کا کیا حال ہے اور اس کے دل میں کیا ہے۔

اس شہری گشت حسن کا میں شہر چھوچ بس پاپ کی بکامین اندر پکین سے اک آفرین تو کیا کہوں ہوا فرین سے سچی اجی نہیں ہی جیوٹی ہیں سے حصہ ہی سہا کہی ہیں جین سے دواں جیک کرین تو آستین سے پیش نظر خیال ہی کا دور ہیں سے کہی ہو بیت بیان گو کہ ہیں سے پہاڑی بجای تکیہ پہلو چین سے	رخصت کو جو تری ہوا اینک گیا ہوا کیا اسکا غم نہیں ہر غم ورنہ شاد ہوا جو کہ کام تھی کی ہیں ہو ہی ہیں ب کرتا ہوں کہ بیان میں غم خلا ہیں نہ شگزاران تری کس طرح ہی کہیں ائی ہمارا جامہ در ہی بھی ضرور ہے صحت کی طرح جسے تو دیکھوں میں پور پر دم رنگا نام تہا را ہی لب پران فرماتی تو آپ کی پہلو میں بچہ جان
--	--

اسی شہر گشتی دل پر تو اب نام بچتین اپنی حساب بس ہی خوش ہیں سے	جان ہے بقیہ ار کیا کیجے چو کہ غم ورن کو پیا کر تا ہو نام سے میر سے وہ تو ہی پزار جان تہا سے کو خود دین ہم مو
--	---

کیا وہ شہسوار کیا ہے
 کیا وہ شہسوار کیا ہے
 کیا وہ شہسوار کیا ہے
 کیا وہ شہسوار کیا ہے
 کیا وہ شہسوار کیا ہے
 کیا وہ شہسوار کیا ہے
 کیا وہ شہسوار کیا ہے
 کیا وہ شہسوار کیا ہے
 کیا وہ شہسوار کیا ہے
 کیا وہ شہسوار کیا ہے

اسی وقت ہی یہ تو آستین ہی
 اسی وقت ہی یہ تو آستین ہی
 اسی وقت ہی یہ تو آستین ہی
 اسی وقت ہی یہ تو آستین ہی
 اسی وقت ہی یہ تو آستین ہی
 اسی وقت ہی یہ تو آستین ہی
 اسی وقت ہی یہ تو آستین ہی
 اسی وقت ہی یہ تو آستین ہی
 اسی وقت ہی یہ تو آستین ہی
 اسی وقت ہی یہ تو آستین ہی

کون بہرے میں رہا ہے
 نظر آتا نہیں وہ شہزاد
 جاکون رات میں نہ سوتا
 اسی کی بھائی کی بھینس
 میں بولی گئی ہے
 اس کی بھینس
 تھیں خفا و غور
 6

تیری فراق میں مڑا ہوں جلد اوت
 خازنہ دیکھ کر عذرا نہ شاد ہو تو قائل
 فراق جہاں میرے ہوا کوس پر کیا وصال
 بنرا جان ہی نہ کیوں کر سوچ نہ سکتا
 خبر نہ مری الفت کی اک ذرا اوسکو
 بس اتنی ہی میں تو گھر گیا ہی کیوں دل
 قطع اور و پتہ کرنا ہی مجھ پر و تم
 اوتھا کون سا کر دل کیا کہ اوتھ نہ دیکھ سکتا
 کسی یہ آؤنی خوشی کی وجہ در پردہ
 خدا ہی جانی ہوئی اوس کے گھر الفت
 مرزا تب دہلی کا جب ہنگی خطہ خطہ
 عجیب بین جو منہ سو دیکھ دیکھ کر مجھ کو
 میں اک فقیر ہوں کس سبب کا کافی ہوا
 جو اہی چاہہ زندگان عشق ہی کو
 زہی نصیب مجھ پر ہو چکین کر لا اسی ہوا

خدا کی دوسری ایک خوشی زندگان ہے
 جہاں فانی ہی ہر اک کہ موت آتی ہے
 نیاز آج میلان کی چھنے مانی ہے
 تھیں بتا وہاں کون کون سا فانی ہے
 یہی تو بات مجھ ہی شوخی چہانی ہے
 اہی تو عشق میں کس فت نہی اوتھانی ہے
 جفا میں ہم سپین غیر و نہ مہربانی ہے
 ضیعت ایسا ہوا ہوں یہ ناتوانی ہے
 کہ پردہ دیکھ کو لازم صدا مانتی ہے
 سری اور اوسکی صحبت کی اک کمانی ہے
 ابی تو اوسکی سر سے گفتگو زبانی ہے
 کہ فطاعت ہے اور رنگ عطرانی ہے
 تمہاری دوسری تشریف جہاں مانتی ہے
 اسی کی چاہ میں اک روز جان جانی ہے
 دیارت نہ دین عیش جاودانی ہے

١٠٠

یوسف ای وکومت چاه نه ایسی کو دلا کر دیا اوکی محبت لی نوید نام ہے

شہرم پیغام زیبائی سے پہلا شاد ہوں کیا
اوسنی ہیما دہیگی وصل کا پیغام مجھے

ایک کھینچت ہو یہی سبب تھیں گرفتار ہو
 چنتاری ہی ثابت تھی وہ ستیا رہو
 دیکھا زکس بیمار کو بیمار ہو
 پاس بیٹھی تھی تم مری نیرا ہو
 اب وہ اگلی تری کیا قول دراز رہو
 ایک ہر جانی کی وارفتہ رہا رہو
 مشک نانی سی فزونی زلفیوار ہو
 ہم بھی وہی کی طرح طالب دیدار ہو
 میں گدہ بار ہوا تم جو شکر بار ہو
 پھول گلزار کی آکھوں میں ہر خار ہو
 میں تو کیا حضرت پوچھتی خبر دیا رہو
 دل میں کیا سوچتی تھیں طاریا رہو

پرفانی و کرامت چاہ نہ ایسی کو دلا
 کردیا تو کلی محبت کی تو بد نام ہے

شرم پیغام زبانی سے پہلا شاد ہون کیا
 اوسنی بیجا دہ بھی وصل کا پیغام مجھے

کیا کہیں سخت نصیبت میں گرفتار ہو
 چشتاری ہی ثابت ہی وہ ستیاری ہو

کیا کہیں زکس بیمار کہ بیمار ہو
 پاگل بیٹھی سے تم مری نیرا ہو

اب وہ اگلی تہی کیا قول دروازہ ہو
 ایک ہرجائی کی وارفتہ رفتار ہو

مشک نانی سی خزون و زلف دیار ہو
 ہم بھی مری کی طرح مایہ دیدار ہو

میں گدہ بار ہوا تم جو شکر بار ہو
 پھول گل ارکی اکھوں میں مگر خار ہو

میں تو کیا حضرت یوسف ہی حریار ہو
 دل میں کیا سوئے تکی طائر ہمار ہو

آتش و شمع کی ہم یار ہو
 آگاہ یہ وارفتہ رفتار ہو

بجان بخش دیا کہ یہاں جاکر ہو
 یہ قیون کسکھایا ہے مقرر کر ہو

ہی کتا تھا کہ ہم مجھ کو نہ جو رنگی کسی
 نوکیر کے کیوکر نہ پیری دل پنا

گیسٹ میٹنگین ہوا دہر سے آئی
 ملے حسن پہر اتوراد سے بکلی

سی پنکے رولا بھی ای شیریں
 خسار ترا دیکھ کے بلیس نی کہا

وروشی ہر بازار جو لائے اونکو
 طری نہ اوی کہیہ کی تم ای شرم

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

[illegible]

در هر دو ریه هم نمری پاس
 ابروی بد غصه کیا عیش می گذری
 آج کی شب بت میکش جو مر پاس آئے
 تو ای که بی سدا میری دل نزاری
 اگر خبر بدی بجه تیری تنگداری
 جس کسین هرگز گل می هوا بار
 یا درین باتین مجی تیری دل نزاری
 تمنی (ایجادنی) اب به طر حداری
 تو ای که شمع سته پهرین کی تندی
 بوجده عیس نه حقیقت کمر بیاری
 بت سب کتی بین یا تیری طو ذاری
 نقد راحت کو دیا غم غی خیر اری
 نه سحر می که جو خبر کچری بیداری
 شکل فزینی بهلا مٹی ہی کب تار
 روز روشن نی دکائی ہی غمی تار

در هر دو ریه هم نمری پاس
 ابروی بد غصه کیا عیش می گذری
 آج کی شب بت میکش جو مر پاس آئے
 تو ای که بی سدا میری دل نزاری
 اگر خبر بدی بجه تیری تنگداری
 جس کسین هرگز گل می هوا بار
 یا درین باتین مجی تیری دل نزاری
 تمنی (ایجادنی) اب به طر حداری
 تو ای که شمع سته پهرین کی تندی
 بوجده عیس نه حقیقت کمر بیاری
 بت سب کتی بین یا تیری طو ذاری
 نقد راحت کو دیا غم غی خیر اری
 نه سحر می که جو خبر کچری بیداری
 شکل فزینی بهلا مٹی ہی کب تار
 روز روشن نی دکائی ہی غمی تار

رازِ حقیقہ کا یہ ہے کہ جس کو
 عشقِ حقیقہ سے ملے گا وہی
 حقیقہ کی بات کہیں نہ کہے
 حقیقہ کی بات کہیں نہ کہے

لکھا تھا کہی کا خط میں احوال شکل کی نہ تھی رہن صاف رنگ سا غریبے اب تو ساقے سینے مصحف رخ کا ہون بیمار ماسین کی کہی اک بوٹہ زلف ہی ہو غش سے فرصت ہوش آج سچائی دکھانی ہے جو منظور گلی نہیں اسیر سے اچھا بھان اپنی میں آوی پی بال دن تو رنج و غم سی جھوٹ جاوون مہیے سی اک دن میں فی جا کر بول تو نہیں بچھے کا زہن سار	کہیں قاعدہ نہ خطیر اگر اوسے اگر تو خاک میں بجو ملاوے ہمارے لب ہی لب جلدی ملاوے کوئی قرآن کے بجو ہواوے لگا کہتے بچے میری بلاوے اگر تو مصحف رخ کی ہواوے میری لاشی کو اک ٹھوکر لگاوے تو سب بائین دلا او سکی ہواوے میری دیر کو گر گئے ملاوے پیادہ زہر کا کوئی پلاوے مرض ہی عشق کا محکود و اوے شفا تجھ کو مگر مشکل دے
--	---

تھی شرم و حیا جسطح ہے شرم اوسے ایسی خدا شرم و حیاوے	لکرا کر جرات کی اوسنے دل کی لہنی کی گمات کی اوسنے
--	--

ہون وہ کران کہ خدا اوس کی تار
 دھنی کا تری دیان جو کیا ہو
 دیکھ خندہ گل اوس کی ہنسی
 بانی جب دیکھی تھی ساری دنیا

رازِ حقیقہ کا یہ ہے کہ جس کو
 عشقِ حقیقہ سے ملے گا وہی
 حقیقہ کی بات کہیں نہ کہے
 حقیقہ کی بات کہیں نہ کہے
 رازِ حقیقہ کا یہ ہے کہ جس کو
 عشقِ حقیقہ سے ملے گا وہی
 حقیقہ کی بات کہیں نہ کہے
 حقیقہ کی بات کہیں نہ کہے

کی ای عازر دیکھایا مبارک بود
 رعد قاصد سی که مرده دل کو کار
 کی ای عازر دیکھایا مبارک بود
 رعد قاصد سی که مرده دل کو کار
 کی ای عازر دیکھایا مبارک بود
 رعد قاصد سی که مرده دل کو کار

باد و عشق سی بهیوش را بار کی بین
 و کز خال خزه یار سی دل رویا لعل
 گما و سی تیغ محبت کی گئی جان آفر
 دلپه کما یا تھا عجیب زخم یہ کلا سی تیغ

بحر وصل نہ اسے شرم نمودار ہوئی
 کی شب بحر بہت گریہ روز آزی بہت

اب چا تہ آج ہی مبارک ہو
 تپ فرقت ہی خمین الی ہر ادب کو
 حکم خاق سی سیحانی تری مروان
 شکر کیون کر نکونین کہ مرا خضر
 فصل سی حق کی گئی مہم جو ہر ناخدا
 بافت غیب نے آنکھ مری بہانی کے
 ستار قب پہلی تو مشر و حکیم حاذق
 اکی چہر شہرین اوس کو نہ گم گشتہ
 سرزمین ہند کی رشک فلک چارم ہے
 کیون انہو دست خفا اوس کو کوہ خفا

کی ای عازر دیکھایا مبارک بود
 رعد قاصد سی که مرده دل کو کار
 کی ای عازر دیکھایا مبارک بود
 رعد قاصد سی که مرده دل کو کار
 کی ای عازر دیکھایا مبارک بود
 رعد قاصد سی که مرده دل کو کار

کی ای عازر دیکھایا مبارک بود
 رعد قاصد سی که مرده دل کو کار
 کی ای عازر دیکھایا مبارک بود
 رعد قاصد سی که مرده دل کو کار
 کی ای عازر دیکھایا مبارک بود
 رعد قاصد سی که مرده دل کو کار

ش ۲۲ د

۸۹۱۵۳۱

This book is due on the date last stamped. A fine of 1 anna will be charged for each day the book is kept over time.
